خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۵-۸۰ نمبر۹ | منگل-۸ شعبان - ۱۴۱۵ھ '۱۰- صلح ۱۳۷۴ ہش '۱۰- جنوری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سعادت اسی میں ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لایا جاوے

سعادت اسی میں ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لایا جاوے اور اس کو حاضر و ناظر یقین کیا جاوے اور اس کی عین موجودگی کا تصور دل میں رکھ کر ہر ایک بدی و ناراستی سے پرہیز کیا جاوے۔ یہی بڑی دانش و حکمت ہے اور یہی معرفت الٰہی کا سیراب کرنے والا شیریں سوتہ ہے جس سے اور جس کے لئے اہل اللہ ایک ریگستان کے پیاسے کی طرح آگے بڑھ کر خوش مزگی سے پیتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جس قدر نیک اخلاق میں تھوڑی سی کمی بیشی سے وہ بداخلاقی میں بدل جاتے ہیں۔ اللہ جلشانہ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا۔ جب کوئی شخص بکا و زاری سے اس دروازہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اس کو پاکیزگی و طہارت کی چادر پہنا دیتا ہے اور اپنی عظمت کا غلبہ اس پر اس قدر کر دیتا ہے کہ بیجا کاموں اور ناکارہ حرکتوں سے وہ کوسوں بھاگ جاتا ہے۔ کیا سبب ہے کہ انسان باوجود خدا کو ماننے کے بھی گناہ سے پرہیز نہیں کرتا؟ درحقیقت اس میں دہریت کی ایک رگ ہے اور اس کو پورا پورا یقین اور ایمان اللہ تعالیٰ پر نہیں ہوتا ورنہ اگر وہ جانتا کہ کوئی خدا ہے جو حساب کتاب لینے والا ہے اور ایک آن میں اس کو تباہ کر سکتا ہے تو وہ کیسے بدی کر سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۳۱۵)

خدا تعالیٰ کی صفات کے مطابق زندگی گزارنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

خدا تعالیٰ کی ذات کی طرح اس کی صفات بھی بے مثل و مانند ہیں۔ یعنی نہ اس کی ذات کی کوئی مثل ہے اور نہ کسی اور وجود میں اس جیسی صفات یا کوئی ایک صفت ہمیں نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی صفات میں بھی بے مثل و مانند ہے۔ جب ہم (دین حق کی) تعلیم کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی دو قسم کی صفات کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک کو تنزیہی صفات کہا گیا ہے اور ان میں خدا تعالیٰ کے بے مثل و مانند ہونے میں کسی کو بھی شبہ نہیں نہ کمزور دماغ والے کو اور نہ اسے جس کے دماغ میں شیطان وسوسہ ڈالے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی ایسی صفات ہیں جو ان جلوؤں سے تعلق رکھتی ہیں کہ جہاں مخلوق کا کوئی تعلق اور واسطہ نہیں وہ تنزیہی صفات ہیں وہ خدا ہی کی ہیں اور خدا ہی انہیں بہتر جانتا ہے۔ ہمیں اس کے متعلق اشارے مل جاتے ہیں لیکن اس کی کنہ کو انسان نہیں سمجھ سکتا اور حقیقت یہ ہے کہ دوسری قسم کی صفات کی کنہ کو بھی جاننا مشکل ہے۔ بہرحال تنزیہی صفات کے بارہ میں کسی شبہ اور شک یا وسوسے کی کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ ان میں خدا تعالیٰ بے مثل و مانند ہے۔

دوسری قسم کی صفات کو ہم (دین حق کی) تعلیم کی روشنی میں تشبیہی صفات کہتے ہیں وہ صفات اس وجہ سے تشبیہی ہیں کہ انسان کے اندر بھی ان صفات سے ملتی جلتی صفات پائی جاتی ہیں اس لئے انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنا عبد بننے کے لئے پیدا کیا اور اس کو یہ قوت دی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا رنگ اپنی صفات پر چڑھائے اور اسے یہ ہدایت کی گئی کہ (-) خدا تعالیٰ کی صفات کے مطابق اپنی زندگی کے دن گذارو۔ اس واسطے ہمیں نظر آتا ہے کہ خدا تعالیٰ بینا ہے دیکھتا ہے بصیر ہے اور انسان بھی دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سنتا ہے اور انسان بھی سنتا ہے۔ خدا تعالیٰ رحیم ہے اور انسان کو بھی خدا تعالیٰ نے رحم کرنے کی قوت اور طاقت عطا کی ہے۔ خدا تعالیٰ بھی کریم ہے اور انسان کو بھی خدا تعالیٰ نے کریم ہونے کی قوت اور طاقت عطا کی ہے۔ خدا تعالیٰ خالق ہے اس نے کن کے ساتھ کائنات کو پیدا کر دیا اور انسان کو بھی اس نے یہ طاقت دی ہے کہ

باقی صفحہ ۷ پر

اعلیٰ درجے کی خوشی خدا میں ملتی ہے جس سے پرے کوئی خوشی نہیں ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم محمد اسلم فاروقی صاحب ربوہ کے نکاح کا اعلان ۲۵-۱۲-۹۴ کو ہمراہ مکرم تنویر احمد ہاشمی صاحب سے بعوض مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر المنزہ دارالفتوح میں مکرم مولانا عبد الباسط صاحب نے کیا۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل نے دعا کروائی۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ڈاکٹر مرزا طارق احمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد نوشہرہ کینٹ سے تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی دادی جان محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا غلام حیدر صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد (وفات یافتہ) مورخہ ۷- جنوری ۱۹۹۵ء کو بعمر ۸۹ سال نوشہرہ کینٹ صوبہ سرحد میں وفات پاگئیں۔ آپ موصیہ تھیں اور ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ مورخہ ۸ جنوری کو آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ احاطہ دفاتر انجمن احمدیہ میں مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جبکہ بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر مکرم رفیق احمد ثاقب صاحب نے دعا کروائی۔

محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ سلسلہ کی نہایت مخلص کارکن تھیں۔ سالہا سال مقامی صدر لجنہ کے طور پر خدمات سرانجام دیتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

دعائے نعم البدل

○ مکرم صفدر نذیر گولیکی مربی انچارج بینن سے تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی ناصیہ نذیر جو ۱۶-۷-۹۴ کو پیدا ہوئی تھی جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھی ۴ ماہ ۲۰ دن زندہ رہنے کے بعد ۶-۱۲-۹۴ کو اللہ کو پیاری ہوگئی۔

احباب جماعت کی خدمت میں صبر جمیل اور نعیم البدل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت، دو روپیہ

۱۰- صلح ۱۳۷۴ ھش ۱۰- جنوری ۱۹۹۵ء

اللہ تعالیٰ کی عطاء

کسی کے چھوٹے یا بڑے ہونے کا اندازہ موازنہ ہی سے لگایا جا سکتا ہے۔ کون کس سے چھوٹا ہے اور کون کس سے بڑا ہے۔ یہ موازنہ ہی بتا سکتا ہے۔ دنیا میں چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی موجود ہے اور بڑی سے بڑی بھی۔ بعض چیزیں اپنی جگہ پر چھوٹی نظر آتی ہیں لیکن کئی دوسری چیزوں سے وہ بڑی ہیں۔ بعض چیزیں اپنی جگہ پر بڑی نظر آتی ہیں لیکن وہ کئی چیزوں سے بہت چھوٹی ہیں۔ اگر ہم کسی پہاڑ کے دامن میں کھڑے ہوں اور اپنا اور پہاڑ کا موازنہ کریں تو ہمیں محسوس ہوگا کہ ہم کتنے چھوٹے ہیں اور پہاڑ کتنا بڑا ہے۔ اسی طرح ایک چھوٹے سے پودے کا ایک تناور درخت سے موازنہ کیا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ درخت کتنا بڑا ہے اور وہ پودا کتنا چھوٹا ہے۔ لیکن درخت ہی کا کسی اور بڑی چیز مثلاً پہاڑ کے ساتھ موازنہ کر کے دیکھیں تو پتہ چلے گا کہ درخت تو بہت ہی چھوٹا ہے۔ جتنا وہ پودا اس درخت سے چھوٹا نظر آتا تھا اس سے بھی یہ درخت پہاڑ سے چھوٹا نظر آئے گا۔ پس موازنہ بتاتا ہے کہ کونسی چیز چھوٹی ہے اور کون سی بڑی اور کس کے مقابلہ میں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اللہ تعالیٰ کی ذات کی کبریائی اور اس کی عظمت وجبروت پر نگاہ کرنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ اگر انسان پہاڑ کے دامن میں بھی اپنے آپ کو بہت چھوٹا سمجھنے لگتا ہے اور وہ واقعی بہت چھوٹا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ذات کی کبریائی اور اس کی عظمت وجبروت پر نگاہ کرنے سے جو ہر بڑی سے بڑی چیز سے بڑا ہے اور جس نے ہر بڑی سے بڑی چیز پیدا کی ہے اور جس کی طاقت ہر چیز کو پیدا کرنے اور اسے معدوم کرنے پر قادر ہے اس کے سامنے اگر ہم اپنے آپ کو رکھ کر دیکھیں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ ہماری تو پرِ کاہ کی بھی حیثیت نہیں ہے اسی موازنہ کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ الاول فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے بہت کچھ عطا فرمایا ہے اب غور طلب امر یہ ہے کہ اس بہت کچھ کی کیا مقدار ہے؟ تم میں سے بہت سے لوگ شہروں کے رہنے والے ہیں جنہوں نے امیروں کو دیکھا۔ بہت سے دیہات کے رہنے والے ہیں جنہوں نے غریبوں کو دیکھا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے محض اپنے فضل سے ایسا موقعہ دیا ہے کہ میں نے غریبوں 'امیروں کے علاوہ بادشاہوں کو بھی دیکھا ہے۔ ان تینوں میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے۔ ان کی ہر چیز میں' ہر بات میں علیٰ قدرِ مراتب امتیاز ہوتا ہے۔ مثلاً ایک کسی غریب کے گھر جا کر سوال کرے۔ تو وہ اس کو ایک روٹی کا ٹکڑا دے دیتا ہے۔ اس کی طاقت اتنی ہی ہے۔ لیکن جب ایک امیر کے گھر جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اس کو کچھ دے دو۔ اس کے "کچھ" سے مراد تین چار روٹیاں ہوتی ہیں۔ اور میں نے دیکھا ہے کہ جب بادشاہ کہتا ہے کہ کچھ دے دو تو اس کے "کچھ" سے مراد دس بیس ہزار روپیہ ہوتا ہے اس سے عجیب بات پیدا ہوتی ہے جس قدر کسی کا حوصلہ ہوتا ہے اسی کے مطابق اس کی عطا ہوتی ہے اب اس پر قیاس کر لو۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے بہت کچھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کی کبریائی 'اس کی عظمت وجبروت پر نگاہ کرو اور پھر اس کے عطیہ کا تصور دیکھو۔ ایک چھوٹی سی شمع سورج اس نے بنایا ہے۔ اس کی روشنی کیسی عالمگیر ہے۔ ایک چھوٹی سی لال ٹین چاند ہے اس کی روشنی کو دیکھو کہ کس قدر ہے۔ کنوئیں سے پانی نکالنے میں کس قدر جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی عطا پر دیکھو کہ جب وہ بارش برساتا ہے۔ پھر کس قدر دیتا ہے۔

"غرض یہ سیدھی سادی بات ہے۔ اور ایک مضبوط اصل ہے۔ جس قدر کسی کا حوصلہ ہو اسی قدر وہ دیتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی عظمت کے لحاظ سے اب اس لفظ کے معنے پر غور کرو کہ ہم نے بہت کچھ دیا ہے۔ خدا کا بہت کچھ وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا"

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے اس ارشاد سے کئی باتیں مترشح ہوتی ہیں ایک تو اپنا اور خدا تعالیٰ کا موازنہ کر کے انسان یہ سمجھ سکتا ہے کہ وہ خود کتنا چھوٹا ہے اور اللہ تعالیٰ کتنا بڑا ہے۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ اس نے بہت کچھ دیا ہے۔ یہ نہیں کہا کہ کس کو دیا ہے۔ ہر وہ شخص جو اس سے بہت کچھ مانگنے کا اہل ہو اسے وہ بہت کچھ دیتا ہے۔ جس کا یہ مطلب بھی ہے کہ ہمیں اس کے بہت سے فضلوں کا وارث بننے کی کوشش کرنی چاہئے اور وہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم اس کے بہت مطیع اور فرمانبردار ہوں۔ اس کے لئے ہم سب کچھ کر گزریں۔ ہر بات جو اچھی نہیں ہے اسے چھوڑ سکیں اور ہر بات جو اچھی ہے اسے اپنا لیں۔ اس کے کسی حکم سے گریز نہ کریں۔ اس کی کسی بات کو ٹالنے کی کوشش نہ کریں۔ اگر ہم ایسا کریں تو وہ ہمیں بہت کچھ دے گا۔ یہ تو اس نے کہہ ہی دیا ہے کہ اس نے بہت کچھ دیا ہے یہ نہیں بتایا کہ کس کو۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ایسے بنیں کہ ہمیں بہت کچھ ملے۔ اس کے افضال 'اس کی برکتیں 'اس کا رحم 'اس کا کرم 'اس کا فضل 'ہم ان سب چیزوں کے وارث بن سکتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا منشا یہ ہے کہ ہم بنیں۔ خدا کرے کہ ہم بن سکیں۔

حاسد کی ہر اک بات سے اللہ بچائے
اس سمت اُدھر سے کبھی جھونکا بھی نہ آئے
یہ آگ ہے حاسد کو بھسم کر کے رہے گی
اس آگ کو بجھنا ہے تو اللہ بجھائے

ابوالاقبال

○

پابہ زنجیر کی رفتار پہ رشک آتا ہے
حُسن کو عشق کے پندار پہ رشک آتا ہے

مَیں وفادار' وفاؤں میں کہاں تک نہ گیا
پھر بھی اس شوخ کے معیار پہ رشک آتا ہے

وہ ستمگر ہی نہیں ہے جو سِتم سے رُک جائے
دوست تو دوست ہیں اغیار پہ رشک آتا ہے

نام لیتے نہیں اور ذکر ہے پیہم انکا
پیار کرتے نہیں' اور پیار پہ رشک آتا ہے

پھول تو پھول ہیں کانٹوں سے نباہا ہم نے
سچ تو یہ ہے کہ ہمیں خار پہ رشک آتا ہے

جب سے تَج دی ہیں مسرّت کی امنگیں مَیں نے
اپنے افسردہ دلِ زار پہ رشک آتا ہے

مجھکو یوسف کی طرح کون خریدیگا بھلا
مصر پر' مصر کے بازار پہ رشک آتا ہے

ہونٹ سی کر بھی نسیم ان سے ہر اِک بات کہی
خامشی کو اسی اظہار پہ رشک آتا ہے

نسیم سیفی

کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلان

امانت یکصد یتامیٰ

- جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی-

لجنہ کالم

۶ مئی ۱۹۴۹ء کو بیت احمدیہ لاہور میں حضرت صاحب نے فرمایا:-

میں سمجھتا ہوں کہ مجھ پر یہ فرض عائد ہوتا ہے- خواہ اسے کتنی بار ہی دہرانا پڑے کہ میں لاہور کی جماعت کو اس طرف توجہ دلاؤں کہ اس پر بہت سی ذمہ داریاں ہیں اور ان کے پورا کرنے کی طرف اسے پوری توجہ نہیں- اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت کے کچھ حصہ میں بیداری کے آثار پیدا ہو چکے ہیں- مثلاً ۱۹۴۷ء میں جب ہم لاہور آئے اس وقت یہاں عورتوں میں انتہائی بے حسی پائی جاتی تھی- لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے مستورات کو بارہا توجہ دلائی گئی لیکن ایسی عورتیں بہت کم تھیں جو لجنہ کے کاموں میں حصہ لیتی تھیں- آہستہ آہستہ عورتوں کے اندر بیداری پیدا ہونی شروع ہوئی- اور اس جلسہ پر گو لاہور سے جانے والی عورتوں میں ایک حصہ قادیان سے آئی ہوئی عورتوں کا بھی تھا- لیکن ان میں سے اکثر عورتیں لاہور کی تھیں- جو نہ صرف کثیر تعداد میں جلسے پر گئیں - بلکہ چندہ کر کے بہت سا سامان بھی خرید کر اپنے ساتھ ربوہ لے گئیں- جس کی وجہ سے عورتوں کی مہمان نوازی میں سہولت پیدا ہو گئی- درجنوں عورتیں لاہور سے مہمانوں کی خدمت کے لئے ربوہ گئیں- قادیان میں وہ مہمان بن کر جایا کرتی تھیں لیکن اس جلسہ پر وہ میزبان بن کر گئیں- اور ان میں سے بعض نے نہایت اخلاص کے ساتھ مہمانوں کی خدمت میں حصہ لیا- اور نیک نمونہ دکھایا- یہ بات بتاتی ہے کہ لاہور کی جماعت کی عورتوں میں ایک حد تک بیداری پیدا ہو چکی ہے- اور اگر یہ حالت قائم رہے تو اس کا اثر یقیناً آئندہ نسلوں پر پڑے گا-

عورتوں کی جو تعداد جلسہ پر حاضر تھی- اس کا اگر قیاس کر لیا جائے- تو جلسہ پر جانے والے مرد بھی بہت زیادہ ہوں گے- اور اگر یہ قیاس درست ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ مردوں کے ایک حصے میں بھی بیداری کے آثار پیدا ہو چکے ہیں- لاہور کی جماعت کی مستورات کی طرف سے مجھے عرصہ سے یہ شکایت آ رہی ہے- اور میرے خیال میں وہ نہایت معقول ہے- کہ یہاں لاہور میں جماعت کی لڑکیوں کی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں- جس کی وجہ سے وہ صحیح تعلیم کے نہ ہونے کی وجہ سے جاہل اور ان پڑھ رہتی ہیں یا دوسرے سکولوں میں جا کر دوسرے لوگوں کے خیالات سے متاثر ہو جاتی ہیں- اور بجائے اس کے وہ اپنے بھائیوں کے دین کی حفاظت کریں- اور اس کے اندر رخنہ پیدا کرنے والے سامان کو دور کریں- وہ اس میں اور بھی مد ہو جاتی ہیں- اور انہیں صحیح رستے سے ہٹا دیتی ہیں- میں جماعت کو ایک سال سے اس طرف توجہ دلا رہا ہوں- میرے نزدیک لاہور کی جماعت کی حیثیت کے لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ اس کے زنانہ اور مردانہ دونوں ہائی سکول اپنے ہوں- یہ خیال کہ جماعت اس خرچ کو برداشت نہیں کر سکتی ایک مضحکہ خیز بات ہے- مبائعین کی جو جماعت لاہور میں ہے وہ (-) جماعت سے کئی گنا زیادہ ہے- (-) دوسروں کے ایک ایک آدمی کے مقابلہ میں ہمارے آٹھ آٹھ دس دس آدمی یہاں ہیں ان کے جلسے پر بھی اتنے آدمی حاضر نہیں ہوتے جتنے آدمی ہمارے جمعہ پر حاضر ہو جاتے ہیں- لیکن فسادات سے پہلے لاہور میں ان کا ایک ہائی سکول تھا- اب دو ہائی سکول ہیں اگر ایک چھوٹی سی جماعت دو ہائی سکول چلا سکتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہماری جماعت جو ان کی نسبت سے کئی گنے زیادہ ہے- زنانہ اور مردانہ دو ہائی سکول نہ چلا سکے- اور ابھی تو ہائی سکول کا سوال ہی پیدا نہیں ہوا- صرف ایک زنانہ مڈل سکول کا ہی سوال ہے- تا جماعت کی لڑکیاں قرآن کریم ختم کر سکیں- اور ان کی ایک حد تک دینی تربیت ہو سکے- سات آٹھ سو کی جماعت عورتوں اور بچوں کے علاوہ ہے- حالانکہ عورتوں اور بچوں میں سے بھی بعض کمانے والے ہیں- پس یہاں کی جماعت کی آمد اسی نوے ہزار ماہوار سے کم نہیں- (جو آمدنی ان کی اپنی بتائی ہوئی ہے وہ بھی پچاس ہزار سے زیادہ ہے) بلکہ آمد کا اگر صحیح اندازہ لگایا جائے تو وہ ایک لاکھ تک جا پہنچتی ہے- ایک لاکھ آمدن والی جماعت کے لئے ایک ہائی سکول کا چلانا کچھ مشکل نہیں- آخر لڑکے فیس بھی دیں گے- اگر جماعت کے افراد چار چار پانچ پانچ روپیہ بطور چندہ دیں تو زنانہ اور مردانہ دونوں مڈل سکول چل سکتے ہیں- پھر مڈل سے انہیں ہائی تک پہنچایا جائے- جماعت کی عورتوں کا مطالبہ ایک جائز مطالبہ ہے- اگر جماعت کا اپنا زنانہ سکول نہ ہو تو وہ اپنی لڑکیوں کی صحیح پرورش نہیں کر سکتیں- ان کا یہ کہنا بجا ہے- کہ یہ زمانہ ایسا ہے کہ بچیاں ہم سے زیادہ پڑھی ہوئی ہیں اور ہم طاقت نہیں رکھتیں کہ انہیں دین کی طرف مائل کر سکیں- اگر ہمارا اپنا سکول ہو- تو پھر نہ صرف وہ خود دین پر قائم رہیں گی- بلکہ ہمیں بھی دین سکھائیں گی- جس گھر میں عورتوں میں دین چلا جاتا ہے- اس کے مردوں کی مجال نہیں ہوتی کہ وہ دین سے غفلت برتیں- عورت وہ جنس ہے جسے بظاہر محکوم اور غلام کہا جاتا ہے- لیکن در اصل وہ حاکم اور مالک ہوتی ہے- عورت کی عجیب حکومت ہوتی ہے- روز شور پڑتا ہے کہ عورت غلام ہے- عورت محکوم ہے- لیکن آپ اپنے ہمسائیوں کو دیکھیں- ان میں سے کتنی عورتیں ہیں جو غلام ہیں- اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض مرد ایسے بھی نکل آئیں گے جو عورتوں کو جوتیاں مارتے ہیں- مگر ان جوتیاں مارنے والوں میں سے بھی اکثر وہ ہوں گے جو دوسرے وقت میں عورت کے آگے ناک رگڑ رہے ہوں گے- علاوہ ازیں ایسے لوگ ملیں گے جو یہ سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی انسان قابل قدر ہے- اگر کوئی شخص ایسا ہے جس کا مشورہ قبول کیا جا سکے- یا کوئی ایسا انسان ہے جس کی بات مانی جائے تو وہ

باقی صفحہ ۶ پر

A VACANT HOUSE

As if a house is vacant with doors ajar
And noises of silence reaching far
With none to say a word or two
Or, wink an eye on those who do
Pass, and wish to hail
That they may not fail
To show their friendly ways
With all the earnest yearning that says
Let all of us be one in mind
So that we can find
The kind of solace and pleasure
That has always been our soul's treasure.
But true it is, my heart, at times

Devoid of simple prose or metric rhymes
Does look like a house with none
of Joy or sorrow or Fun
It's then that I feel - and strongly too
That none, but You
Should come and live within its walls
And my heart calls
In a hilarious mood
Which may seem to be [redacted]
But, no
No
It's gentle like a dove
For, I crave for nothing but love.

SONGS OF THE SOUL

ایک خالی گھر

جیسے کوئی گھر بالکل خالی ہو
اور اس کے دروازے تھوڑے تھوڑے کھلے ہوں-
اور خاموشی کا شور بہت دور دور تک سنائی دیتا ہو
جس کے متعلق کوئی شخص کوئی بات نہ کہ سکے
اور جو وہاں سے گذریں ان کے لئے کوئی آنکھ
نہ جھپک سکے
اور اگرچہ ان کو بلانا چاہے تاکہ وہ گر نہ پڑیں
اور انہیں دوستی کا راستہ دکھایا جائے
اور ایسا نہایت خلوص دل کے ساتھ کیا جائے
اور یہ خلوص ایسا ہو جو یہ کہے کہ آیئے ہم سب ایک ہو جائیں
تاکہ ہم یہ معلوم کر سکیں وہ سکون اور مسرت کیا ہے
جو ہمیشہ ہماری روح کا ایک خزانہ بنی رہی ہے
لیکن یہ ایک حقیقت ہے
کہ گاہے گاہے میرا دل جس میں بات کرنے کی ایسی اہلیت نہیں ہے کہ سُر تال پیدا کر سکے
ایک ایسے گھر کی مانند ہوتا ہے
جہاں کوئی خوشی یا کوئی غم یا کوئی ایسی بات جسے متفنی رنگ دیا جا سکے ہوتی ہے
یہی وہ وقت ہوتا ہے جب میں محسوس کرتا ہوں
اور بڑے زور سے محسوس کرتا ہوں-
کہ اے خدا تیرے سوا کوئی بھی یہاں نہ آئے
اور اس کی چار دیواری میں قیام نہ کرے
اور میرا دل بہت پر زور مسرت کے ساتھ بلاتا ہے
اس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ اس بلاوے میں تہذیب و ثقافت کا کوئی حصہ نہیں
لیکن نہیں نہیں یہ تو ایک فاختہ کی طرح نرم رو ہے
کیونکہ مجھے سوائے محبت کے اور کچھ بھی درکار نہیں ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

خبر تو پہلے بھی سن لی تھی لیکن تفصیل کا علم اس وقت ہوا جب مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب خالد الفضل کے دفتر میں تشریف لائے۔ علیک سلیک کے بعد میں نے ان کا چہرہ دیکھتے ہی محسوس کیا کہ کوئی غم کی خبر ہے جو لے کر آئے ہیں۔ اگرچہ میں اس بات کا اندازہ نہیں کر سکا کہ خبر کیسی ہے اور کس کے متعلق ہو سکتی ہے لیکن انہوں نے جب اپنی خبر کی تفصیل بتانی شروع کی تو کہنے لگے نہایت ہونہار نوجوان تھا۔ نہایت مؤدب، مطیع اور خدمت گذار۔ جب میں مہتمم مقامی تھا۔ (خدام الاحمدیہ میں) تو وہ میرے ساتھ کام کرتا تھا اور یہ عجیب بات ہے کہ میں نے جب بھی اسے بلایا اس نے یہ نہیں پوچھا کہ کام کیا ہے۔ کہاں جانا ہے۔ کس وقت تک یہ کام کرنا ہو گا۔ بلکہ اس نے سلام کرتے ہوئے فوری طور پر کہا کہ آپ انتظار کریں میں آ رہا ہوں۔ اور وہ آ گیا۔ بعض اوقات مجھے حیرت ہوتی کہ اس نے کبھی ایک دفعہ بھی مجھ سے یہ نہیں پوچھا کہ کام کیا ہے۔ ادھر میں نے فون کیا اور ادھر اس نے آنے کی حامی بھر لی۔ اور چند منٹوں میں میرے پاس پہنچ گیا اور پھر جب تک خدام الاحمدیہ کے کام میں اس کی ضرورت رہی وہ میرے ساتھ رہا۔ جہاں میں نے اسے بھیجا وہاں گیا۔ جو کام میں نے اسے کہا وہ اس نے کیا۔ تعلیم میں بھی بڑا اچھا تھا۔ ذہین تھا اور اس بات کا تہیہ کئے ہوئے تھا کہ اسے اپنی استعدادوں کے دائرے کو تکمیل تک پہنچانا ہے۔ وہی بات جو حضرت امام جماعت الثالث فرمایا کرتے تھے کہ ہر شخص کو چاہئے کہ اپنی استعدادوں کے دائرے کو مکمل کرے۔ اور در اصل اس کا مطلب یہ تھا کہ رک جانے کی کوئی منزل نہیں ہے۔ چلتے چلو اور چلتے چلو۔ آگے بڑھتے جاؤ اور بڑھتے ہی جاؤ۔ ہر کام کے لئے جس طرح کہا جاتا ہے کہ اوپر کی منزل خالی ہے۔ چوٹی پر ابھی جگہ خالی ہے وہاں پہنچنے کی کوشش کرو۔ یہی بات ان لوگوں کے عزم پر دلالت کرتی ہے جو اپنی استعدادوں کے دائرے کو مکمل کرنا چاہتے ہیں۔ اس نوجوان نے تعلیم میں بھی اور خدمت میں بھی اپنی استعدادوں کے دائرے کو مکمل کرنے کا تہیہ کر رکھا تھا۔ گاڑی اس کے پاس تھی۔ لیکن جیسے وہ اس کی نہ ہو۔ جب بھی کسی ضرورت مند کو گاڑی کی ضرورت پڑی اور اسے پتہ چلا اس نے فوراً اپنی گاڑی پیش کی۔ لیکن کتنی عجیب بات ہے کہ گاڑی پر سوار رہنے والے شخص کا حادثہ ہوا تو گھوڑے پر سے گرنے کے ذریعہ ہوا۔

اسے گھڑدوڑ کا کوئی شوق نہیں تھا۔ اس نے کبھی گھڑدوڑ میں حصہ نہیں لیا تھا۔ اس نے تو کبھی گھوڑے کی سواری بھی نہیں کی تھی۔ لیکن کسی دوست کی شادی پر گیا اور وہاں دوسروں کو دیکھ کر گھوڑے پر سوار ہونے کا شوق ہوا گھوڑا بدکا یا ویسے ہی آگے چلا اور یہ نوجوان پیچھے گر گیا۔ سر پر چوٹ آئی اور ڈاکٹر عبدالخالق صاحب خالد نے بتایا کہ علاج یہ تھا کہ فوری طور پر اس کی Scanning سکیننگ ہو جاتی۔ سر کی سکیننگ ہو جاتی تو صحیح طور پر علاج کیا جا سکتا تھا۔ اسے فیصل آباد لے جایا گیا۔ وہاں پتہ چلا کہ نیورو سرجن رخصت پر ہیں۔ جب میں نے عبدالخالق صاحب سے یہ بات سنی تو میں نے ان سے کہا کہ میں اکثر سوچتا ہوں کہ اس بات کا کیا حل ہے ڈاکٹر بھی آخر انسان ہے اسے اپنے نجی کاموں کی طرف بھی توجہ دینا ہے۔ لیکن جب وہ اپنے نجی کاموں کی طرف توجہ دے رہا ہو اور جہاں وہ ڈیوٹی سرانجام دیتا ہے وہاں حاضر نہ ہو۔ تو مریض کیا کرے۔ خدانخواستہ ایسے وقت میں مریض کی موت بھی ہو سکتی ہے۔ یعنی یہ دونوں باتیں مجبوری کے زمرے میں آتی ہیں۔ ڈاکٹر کو بھی بطور ایک انسان کے اور بطور گھر کے ایک فرد کے کئی ایسے کام کرنے ہوتے ہیں جن کے لئے اسے اپنے کام سے رخصت لینی پڑتی ہے اور جہاں تک مرض کا تعلق ہے۔ وہ بھی کسی کا انتظار نہیں کرتی اور پھر موت تو خاص طور پر کسی کا انتظار نہیں کرتی۔ موت نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ ڈاکٹر چھٹی پر ہے۔ مریض کو کچھ ڈھیل دے دی جائے۔ میں نے ان سے کہا کہ اس بات پر میں اکثر سوچتا ہوں اور پھر مجھے یہ خیال آتا ہے کہ یہی دنیا ہے۔ اس دنیا کے جو بھی حالات ہیں اور ہم سب کے جو بھی معمولات ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے ہی یہ زندگی گذارنی ہے۔ کوئی جیتا ہے یا مرتا ہے۔ کس کے ذمے لگایا جائے۔ کس سے کہا جائے کہ ایسا کیوں ہو گیا۔ جو ہونا ہوتا ہے وہ ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب ذرا سا مسکرائے۔ شائد وہ میری بات کی تصدیق کے لئے مسکرائے ہوں اگرچہ اس وقت وہ مسکرانے کے موڈ میں نہیں تھے۔ ان کا دل بوجھل تھا ان کے سارے جسم پر غم کا اثر معلوم ہوتا تھا۔ چہرہ اترا ہوا لگتا تھا۔ اس نوجوان سے انہیں اتنی محبت تھی وہ کہتے ہیں بالکل اس طرح جس طرح میرا چھوٹا بھائی ہو۔ میرا حقیقی چھوٹا بھائی اور اس شخص نے جب تک میرے ساتھ کام کیا ہے ایسی وفاداری کا اظہار کیا ہے ایسی اطاعت کا نمونہ دکھایا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کے نوجوان خال خال ہی ملتے ہیں۔ میں نے ڈاکٹر خالد صاحب سے کہا کہ اگرچہ آپ اس نوجوان کی موت کی خبر لائے ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ اسے زندہ جاوید کرنے کے لئے اور دوسروں کو اس جیسا بنانے کے لئے اس پر ایک بھرپور مضمون لکھا جائے۔ آپ نے جو چند ایک باتیں کہی ہیں ان کی تفصیل ایک اچھے خاصے مضمون کی شکل اختیار کر سکتی ہے۔ اور یہ مضمون نہ صرف اسے یاد رکھنے کے لئے لکھا جائے بلکہ دوسرے نوجوانوں کو اس کی خوبیاں اپنانے کی طرف مائل کرنے کے لئے بھی اس مضمون کا لکھا جانا ضروری ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے وعدہ کیا کہ وہ یہ فریضہ ضرور سرانجام دیں گے۔ کہنے لگے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات اس نوجوان کی طرف سے مجھ پر ایک قرض کی حیثیت رکھتی ہے۔ میں یہ قرض اللہ نے چاہا تو ضرور چکاؤں گا۔ خدا کرے ڈاکٹر صاحب کا یہ مضمون ہمیں جلد مل جائے اور ہم اس نوجوان کی خوبیوں کو اجاگر کرتے ہوئے اپنے دوسرے نوجوانوں کو اس بات کی ترغیب دلا سکیں کہ یہ ہے وہ زندگی جس کو مرنے کے بعد بھی یاد رکھا جاتا ہے۔

اس نوجوان کا نام تھا جمال احمد ملک۔

آپ کا خط ملا

مکرم میاں محمد افضل صاحب لاہور سے تحریر کرتے ہیں۔

مکرم و محترم مولانا نسیم سیفی صاحب

سال اختتام کو پہنچا۔ الفضل کو پرکشش بنانے میں آپ کی مساعی قابل قدر ہیں۔ آپ نے بہت لکھا اور خوب لکھا۔ بعض اوقات تو اخبار میں نسیم سیفی، ابن العطاء اور ابوالاقبال ہی نظر آئے۔ تنوّع اور افادیت قابل داد ہے۔ مبارک پیش کرتا ہوں۔

بزرگان سلسلہ کے متعلق کچھ معلومات اکٹھی کرنا چاہتا تھا۔ اور آج کل اس موضوع پر کافی مضامین آ رہے ہیں اس لئے پرانے اخبار دیکھنے شروع کئے۔ ۱۰- دسمبر کے اخبار میں آپ کا تحریر کردہ حضرت ملک غلام فرید صاحب کی کتاب زندگی کا ایک ورق بعض نئی باتیں پیش کر رہا ہے۔ ایک جگہ البتہ رک گیا۔ لکھا تھا۔

Blue from the bolt

غالباً کاتب سے غلطی ہوئی جو شاید

A Bolt from the Blue

کی ترتیب بدل گیا۔

۱۲- دسمبر کے اخبار میں مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب سے متعلق مضمون نے پہلے بھی متاثر کیا تھا۔ دوبارہ پڑھا تو تحریر کی خوبصورتی نے سہ بارہ پڑھنے کی طرف راغب کیا۔ تحریر کا کمال یہی ہوتا ہے کہ بات دل میں اترتی جائے۔ سو یہاں بھی محترم ظفر احمد صاحب کے قریب ہو گیا۔ ان کی پروقار شخصیت نے اتنا متاثر کیا کہ میں بھی صاحب مضمون کے ساتھ کہہ اٹھا "ڈھونڈا کریں گے ہم تمہیں فصل بہار میں" اللہ جانے اتنے اچھے لوگ اتنی جلد کیوں رخصت ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور محترمہ نصرت ظفر صاحبہ آئندہ بھی اپنی شگفتہ اور خوبصورت تحریرات سے قارئین الفضل کو نوازتی رہیں۔

مکرم حفیظ اللہ خان صاحب ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ریلوے راولپنڈی لکھتے ہیں۔

مکرمی و محترمی نسیم سیفی صاحب

اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت سے رکھے اور زیادہ سے زیادہ مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

۲۷- دسمبر کے شمارہ میں مکرم و محترم شیخ مبارک احمد صاحب کے مضمون میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کی پانچ PS کا ذکر پڑھا۔ مکرم و محترم شیخ صاحب ہمارے نہایت ہی واجب الاحترام بزرگ ہیں اور ان کا یہ علم بھی بالمشافہ ہے۔ مگر مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ۶۱-۱۹۶۰ء میں جبکہ خاکسار طالب علم تھا تو حضرت نیر صاحب کی PS کا ذکر اس طرح الفضل کے ایک مضمون میں آیا تھا اور ان کی لسٹ ۱۵ تھی۔ ساری تو یاد نہیں لیکن ان میں ایک پیراماؤنٹ چیف کے لئے تھی کہ جہاں بھی مربی جائے وہاں کے عمائدین سے تعلق رکھے اسی طرح ایک Pineapple کے لئے تھی کہ جہاں جائیں وہاں کے فروٹ اپنی طبیعت کے مطابق لیں زیادہ کھانے سے صحت خراب ہو سکتی ہے۔ وغیرہ۔

کیا ممکن ہو گا کہ مکمل لسٹ کہیں چھپی ہو جو مل جائے تو دوبارہ شائع ہو جائے۔ بہت مفید نصائح ہیں۔ نہ صرف مربیان کے لئے بلکہ ہر ایک کے لئے۔

دعا اس کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود اپنی بھی اصلاح کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے سچے تعلق کو قائم کرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان — محمد خان رانا ایڈووکیٹ

مکرم مشتاق احمد باجوہ

برادرم مشتاق احمد صاحب باجوہ سے خاکسار کانصف صدی سے زائد کاساتھ رہاہے۔ان سے پہلے پہل تعارف ۱۹۴۰ءمیں ہوا۔جبکہ ہم دونوں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی نویں جماعت کے طالب علم تھے اور ہوسٹل تحریک جدید میں رہائش رکھتے تھے۔ محترم جناب صوفی غلام محمد صاحب ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ تھے اور مکرم جناب چوہدری عبدالواحد صاحب جو گزشتہ چند سالوں میں نظارت اصلاح و ارشاد سے وابستہ رہے ہیں ہماری کلاس کے ٹیوٹر تھے۔ صوفی صاحب محترم اگرچہ ہوسٹل میں مقیم سبھی طلباء سے شفقت کا سلوک روا رکھتے تھے۔ لیکن برادرم مشتاق احمد صاحب باجوہ کاخاص خیال رکھتے تھے اور انہیں کبھی کبھی اپنے گھر سے مکھن بھی بھجوایا کرتے تھے۔اس وقت تو یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ لیکن بعد میں پتہ چلاکہ محترم برادرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ کے چھوٹے بھائی ہونے اوران کے خاندان کی جماعتی خدمات کی بناء پر برادرم مشتاق احمد صاحب باجوہ سے محترم صوفی صاحب کا یہ امتیازی سلوک تھا۔

خاکسار ۱۹۳۸ءمیں ہوسٹل تحریک جدید میں داخل ہوا تھا اور اس وقت جماعت ہشتم کا طالب علم تھا۔ فطری حجاب اور طبعا" کم آمیز ہونے کی بناء پر میرے حلقہ احباب میں صرف برادرم ڈاکٹر ضیاءالدین صاحب واقف زندگی اور برادرم حمزہ بن عبدالقادر تھے۔ہم تینوں چونکہ دبلے پتلے تھے اور کھیل کود میں بھی کم حصہ لیتے تھے اس لئے ہم تینوں الگ تھلگ رہتے تھے اور ہمارا مشغلہ قرآن مجید کی سورتیں حفظ کرنا اور ڈکشنری کے الفاظ زبانی یاد کرناہوتاتھا۔جب ہم جماعت نہم میں داخل ہوئے تو برادرم مشتاق احمد صاحب باجوہ نے خود ہماری طرف دوستی کاہاتھ بڑھایا غالبا" اس کی وجہ یہ تھی کہ ان دنوں میرے نام کے ساتھ "بہاولپوری" کے الفاظ کااضافہ ہوتاتھا اور ان کے والد محترم حضرت چوہدری شیر محمد صاحب کی ملکیہ کچھ اراضی ضلع بہاولنگر میں بھی تھی جو سابقہ ریاست بہاولپور کاایک ضلع شمار ہوتاتھا۔ برادرم مشتاق احمد صاحب باجوہ نے میرے ساتھ اپنے دوستی کے تعلق کو تادم آخر نبھایا۔ اپنے نجی اور ذاتی مسائل بلکہ بڑے حساس معاملات کو بھی کبھی خاکسار سے نہیں چھپایا۔ یہاں تک کہ مجھے ان کے اہم ذاتی مسائل میں مداخلت کرکے روکنے اور ٹوکنے کاحق حاصل تھا۔اور میری اس مداخلت کاانہوں نے کبھی برانہ مانا۔ کسی معاملہ میں اگر میرامشورہ نہ مانناہوتاتووہ اپنے مخصوص انداز بیان میں ہنستے ہوئے کہاکرتے تھے۔کہ "چھڈ یار چھڈ" محمد خان مینوں تیریاں ایہہ گلاں بڑیاں عجیب لگدیاں نیں"۔

برادرم مشتاق احمد صاحب باجوہ بڑے نیک متقی اور پرہیزگار تھے۔ سلسلہ احمدیہ سے فدائیت کی حد تک تعلق تھا۔ جماعت سے تعلق کے مقابلہ میں دیگر سب تعلقات ان کی نظرمیں ہیچ تھے۔اوراس بارہ میں کبھی مداہنت یا مصلحت شناسی سے کام نہ لیا۔ "بنیادی جمہوریت" کانظام نافذ ہونے کے کافی عرصہ بعد تک ربوہ کی گلیاں اور سڑکیں کچی اور ناہموار رہیں۔ حالانکہ دیگر قصبات اور دیہات میں مذکورہ نظام کے تحت بڑا ترقیاتی کام ہواتھا۔بالخصوص سڑکوں اور پینے کے پانی کے انتظام کی طرف بڑی توجہ دی گئی تھی۔ لیکن اس معاملہ میں ربوہ پر ایک لمبے عرصہ تک الآن کماکان کی کیفیت طاری رہی۔اس دوران میں برادرم باجوہ صاحب کی ضلع جھنگ میں بطور اسٹنٹ ڈائریکٹر بنیادی جمہوریت تعیناتی ہوگئی۔ آپ نے اپنی تعیناتی کے ابتدائی ایام میں ہی ربوہ کی سڑکوں اور گلیوں کو پختہ تعمیر کرنے کامنصوبہ بنایااور اکثر سڑکوں پر ان کی تعیناتی کے دوران تارکول بچھاکر سڑکیں پختہ کردی گئیں۔

مشتاق احمد صاحب باجوہ بڑے متوکل اور انتہادرجہ کے نڈر اور بیباک شخص تھے۔ان کی ملازمت کے دوران ان پر کئی غلط اور بے بنیاد مقدمات قائم ہوئے۔ کئی دفعہ بلاوجہ ناجائز ان کی ترقیات روکی گئیں اور ملازمت سے وابستہ مراعات سے محروم کیاگیا۔ اس بارہ میں بھائی صاحب کو کئی بار مشورہ دیاگیاکہ اپنے رویہ میں کچھ لچک پیداکریں۔ چلیں حکام بالاسے افہام و تفہیم کرکے اس مسئلہ کو طے کر لیتے ہیں۔ لیکن ان کاجواب ہمیشہ یہی ہوتاکہ میں نے کوئی ناجائز کام نہیں کیامیں حق اور سچ پر ہوں اللہ تعالیٰ میری خود مدد کرے گا۔ میں کسی کی منت سماجت کرنے اور کسی کااحسان مند ہونے کے لئے بالکل تیار نہیں ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے توکل کو کبھی رائیگاں جانے نہیں دیااور وہ بفضلہ تعالیٰ ہمیشہ کامیاب ہوئے۔

برادرم مشتاق احمد صاحب باجوہ نے جس دیانتداری اور ایمانداری سے اپنے فرائض منصبی کو نبھایا موجودہ زمانہ میں اس کی بڑی کم مثالیں پائی جاتی ہیں۔ اپنی ملازمت کے دوران نہ کبھی خود کوئی ناجائز مفاد حاصل کیا اور نہ ہی کبھی کسی کو کوئی ناجائز مفاد پہنچایا۔ قواعد و ضوابط کی سختی سے پابندی کی۔ اور چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی امانت اور دیانت کو ملحوظ خاطر رکھا سرکاری گاڑی اور دفتری ملازمان کو کبھی نجی اور ذاتی اغراض کے لئے استعمال نہ کیا۔ان کابڑے سے بڑامخالف اس بارے میں حرف گیری کرنے سے عاجز و قاصر ہے۔چونکہ برادرم باجوہ صاحب کاطرز زندگی بڑا سادہ تھا۔ بڑے مستغنی اور قناعت پسند تھے'۔ اس لئے اپنی چادر کے مطابق پاؤں پھیلانے کی عادت کی بناء پر انہوں نے کبھی مالی مشکلات یاستم ہائے روزگار کاگلہ و شکوہ نہیں کیا۔ میں نے انہیں بڑے گھمبیر حالات اور نہایت سنجیدہ مسائل اور مشکلات میں الجھے ہوئے ہونے کے باوجود ہنستے اور مسکراتے ہوئے دیکھاہے۔اوران پر فارسی کی یہ رباعی بڑی صادق آتی ہے۔

بعضے بہ تمنائے زرو مال خوش اند
بعضے بہ تماشائے خدوخال خوش اند
الہٰنا ہمہ اسباب پریشانی ہاست
خوش حال کسانکہ بہرحال خوش اند

برادرم باجوہ صاحب تکلف' تصنع' ریاء' نمودو نمائش اور ظاہرداری کے سخت دشمن تھے۔اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ ان کی طبیعت یامزاج کاخاصہ اور امتیازی پہلو کیاتھاتومیں یہی کہوں گاکہ وہ پرلے درجے کے بے تکلف اور بے ریاتھے ان کاظاہراور باطن ایک تھا۔ ان کے قول و فعل میں کوئی تضاد نہ تھا۔ان کے سامنے تصنع اور ریاکاری کی بات کرنا انگریزی ضرب المثل کے مطابق "سانڈھ کو سرخ پارچہ دکھانے کے" مترادف تھا۔اور یہ ایک حقیقت ہے کہ تصنع اور ریاکاری کے مرتکب شخص سے نہ انہوں نے کبھی سمجھوتہ کیااور نہ ہی ایسے شخص سے ان کا کبھی نباہ ہو سکا۔ برادرم باجوہ صاحب نے اپنی اس افتاد طبع کی بناء پر اپنی زندگی کے کئی سنہری مواقع دیدہ و دانستہ ہاتھ سے جانے سے دیئے اور اپنے لئے کئی مسائل اور مصائب سہیڑ لئے۔

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

مجھے برادرم باجوہ صاحب سے عنفوان شباب سے ایام کہولت تک رفاقت کاشرف حاصل رہاہے اوران کی تمام زندگی میرے لئے ایک کھلی کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن باوجود اس کے کہ باجوہ صاحب بظاہر ایک سیدھے سادے' لاابالی طبیعت کے مالک' آزاد خیال اور آزادمنش نوجوان نظر آتے تھے۔ لیکن اپنے قول و فعل کی بنا پر وہ تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنے والے شخص تھے۔اور ہر معاملہ میں احمدیت کی تعلیم کو سختی سے پیش نظر رکھتے تھے۔ان کی دوستی اور دشمنی کامعیار بھی فی الحقیقت یہی رہاہے۔میں بلاخوف تردید یہ کہنے کی جرأت کرسکتاہوں کہ برادرم باجوہ صاحب نے اپنی جوانی سے پیری تک امانت' دیانت اور تقویٰ و طہارت کے اصولوں کی پوری پابندی کی۔

برادرم باجوہ صاحب سے آخری ملاقات اس سال کے اوائل میں ایک دعوت ولیمہ میں ہوئی۔ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب بسرا کے صاحبزادہ کی دعوت ولیمہ بصورت عشائیہ تھی۔ مجھے اسی رات واپس بہاول نگر آناتھا۔باجوہ صاحب نے اصرار کیاکہ میں ان کے ہاں چل کر شب باش ہوں اور پھر علی الصبح بہاولنگر کے لئے روانہ ہو جاؤں۔ان کاکہناتھا کہ رات گپ شپ ہوگی۔ کچھ وقت اکٹھے گزر جائے گا۔ لیکن میں اپنی اگلے روز کی بعض مصروفیات کی بناء پر ان کی دعوت قبول نہ کرسکااور ان سے معذرت کرکے پھر کبھی آنے کاوعدہ کرکے چلا آیا۔ لیکن افسوس کہ کارکنان قضاء و قدر نے دوبارہ ملنے کاموقعہ نہیں دیا۔اور برادرم باجوہ صاحب ہمیشہ کے لئے ہم سے جداہوگئے۔اور میری زندگی کے اور بہت سے پچھتاووں میں ایک اور پچھتاوے کااضافہ کرگئے۔کہ کاش میں نے ان کی اس رات کی دعوت کو قبول کرلیاہوتا!!

بقول غالب ؎

جاتے ہوئے کہتے ہو قیامت کو ملیں گے
کیا خوب قیامت کا ہے گویا کوئی دن اور

خدا تعالیٰ سے سچا تعلق رکھنے والا کبھی نامراد نہیں ہوتا

جب سے دنیاپیداہوئی ہے۔ایسی نظیرایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کاخدا تعالیٰ سے سچا تعلق تھااور پھروہ نامراد رہا۔ خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتاہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہوکراس کی طرف جھک جاوے جو اس طرح جھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہرایک مشکل سے خودبخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے۔

دعاکے اندر قبولیت کااثر اس وقت پیدا ہوتاہے جب وہ انتہائی درجہ کے اضطرار تک پہنچ جاتی ہے۔جب انتہائی درجہ اضطرار کاپیدا ہوجاتاہے اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی قبولیت کے آثار اور سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ پہلے سامان آسمان پر کئے جاتے ہیں اس کے بعد وہ زمین پر اثر دکھاتے ہیں۔ یہ چھوٹی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشان حقیقت ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

روسی فوج کا حملہ پسپا کر دیا گیا

کاکیشیا کی مختصر سی جمہوریہ چیچنیا نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کی افواج نے روسی افواج کے حملہ کو پسپا کر دیا ہے۔ چیچن افواج کے کمانڈر انچیف کرنل اسلان مشہودوف نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کی آزادی کی افواج نے روسی افواج کو بھگا دیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک حملہ پسپا کیا ہے اب ہمیں ایک نئے حملے کا سامنا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سینکڑوں روسی فوجیوں کی لاشیں پڑی ہیں جن کو اٹھانے والا کوئی نہیں۔

ماسکو میں روسی افواج کے ذرائع نے بتایا ہے کہ ان کی فوجیں دارالحکومت گروزنی کے بڑے حصہ پر کنٹرول حاصل کرنے کی کوششیں کر رہی ہیں۔ کرنل مشہودوف نے بتایا کہ دو دن قبل روسی افواج نے گروزنی پر جو حملہ کیا تھا اسے عملاً شکست دے دی گئی ہے۔ گروزنی کا صدارتی محل جو تین سال قبل جاری شدہ اعلان آزادی کی علامت ہے پوری طرح چیچن افواج کے کنٹرول میں ہے۔ اور سینکڑوں چیچن فوجی وہاں پر چلتے پھرتے نظر آ رہے ہیں۔ چیچنیا کی ہمسایہ ریاست انگوشتیا نے الزام لگایا ہے کہ اس کے علاقے میں روسی فوج نے فائرنگ کی ہے اور توپوں کے گولے پھینکے ہیں۔ انگوشتیا نے اس کو اشتعال انگیز حرکت قرار دیا ہے۔

یاد رہے کہ روس نے الزام لگایا ہے کہ انگوشتیا کی افواج اور اس کے لوگ چیچنیا کی جنگ میں حصہ لے رہے ہیں۔

روس کی فوج کے ایک درجن کے قریب ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں چیچن افواج نے اپنے قبضے میں لے لی ہیں چیچن صدر مسٹر داؤ دایوف نے جنگ بندی کی پیشکش کی ہے اور دھمکی دی ہے کہ اگر ان کا مطالبہ نہ مانا گیا تو وہ روسی جنگی قیدیوں کو قتل کر دیں گے چیچنیا کی افواج نے خاصی تعداد میں روسی فوجی پکڑے ہیں جن کو قیدی بنا لیا گیا ہے۔

☆ ○ ☆

سری لنکا میں جنگ بندی

سری لنکا میں اس وقت عورتوں کی حکومت ہے سری لنکا کی صدر مسز چندریکا کمارا ٹنگا ہیں۔ اور وزیر اعظم ان کی والدہ مسز بندرا نائیکے ہیں۔ عورتوں کی اس حکومت نے جو اہم کامیابی حاصل کی ہے وہ یہ ہے کہ تامل باغیوں سے جنگ بندی کا سمجھوتہ کر لیا ہے۔ یہ جنگ عرصہ ۱۱ سال سے جاری تھی اور سابق حکومت باوجود اپنی انتہائی کوششوں کے اس میں کامیاب نہ ہو سکی تھی کہ صلح کر لی جائے۔ اور خونریزی بند کرا دی جائے۔ موجودہ حکومت نے الیکشن مہم کے دوران یہ وعدہ کیا تھا کہ ملک میں خونریزی بند کرانے کے لئے تامل ٹائیگرز سے صلح کی جائے گی۔

جنگ بندی اور صلح کے سمجھوتے کے ساتھ یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ تاملوں کے علاقوں میں ۸۷ کروڑ ڈالر کا ترقیاتی پروگرام شروع کیا جائے گا۔ سری لنکا کے امن کے لئے یہ شاید کوئی اتنی بڑی قربانی شمار نہ کی جائے گی۔ کیونکہ ایک مرحلے پر باغیوں نے اتنی طاقت حاصل کر لی تھی کہ ملک کے دو ٹکڑے ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا تھا۔ ایسے وقت میں سابق حکومت نے بھارتی افواج کی امداد بھی حاصل کر لی تھی۔

سری لنکا میں دو بڑی قومیں سنہالیز اور تامل آباد ہیں۔ سنہالیز اکثریت میں ہیں اور ملک کے وسائل اور اقتدار پر ان کا قبضہ ہے۔ ان میں تعلیم اور ترقی بھی زیادہ ہے۔ یہ بات تاملوں کو ہمیشہ ناگوار گزرتی ہے۔ موجودہ صدر اور وزیر اعظم کا تعلق بھی سنہالی قوم سے ہے۔ اس سے پہلے بھی اکثر حکومتیں سنہالی قوم کے افراد پر مشتمل تھیں۔

☆ ○ ☆

جرمنی کی تکلیف دہ یادیں

۱۹۹۵ء میں بہت سے ایسے تکلیف دہ واقعات کو پچاس سال ہو جائیں گے جس کے نتیجے میں جرمنی کو جنگ عظیم دوم میں شکست فاش ہوئی اور اس کے ملک کے حصے بخرے کر کے اتحادیوں نے آپس میں بانٹ لئے تھے۔ ان واقعات کی یاد تازہ ہونے سے وہ تکلیف دہ سوال بھی زندہ ہو جائے گا کہ جنگ عظیم دوم کی شکست کو کس طرح قبول کیا جائے۔

دوسری جنگ عظیم میں جرمنی جاپان اٹلی اور ترکی اتحادی تھے جبکہ ان کے مقابل پر برطانیہ فرانس امریکہ اور روس تھے۔ جرمنی کی افواج نے ایک دفعہ تو برطانیہ فرانس اور روس کو ناکوں چنے چبوا دیئے تھے لیکن پھر امریکہ نے اتحادیوں کا ساتھ دینے کا اعلان کیا اور اس صورت میں وسیع فوجی امداد اتحادیوں کو میسر آگئی۔

جرمنی نے ہٹلر کی سربراہی میں وہ خطرناک جنگی جرائم کئے کہ ان کے بعد حالیہ دور میں بوسنیا کے سربوں کے علاوہ کہیں ایسے مظالم نہیں ہوئے۔ تاہم سربوں نے اپنے جنگی مظالم میں نازیوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ دوسری جنگ عظیم کا آغاز ۱۹۳۹ء میں ہوا تھا اور اس کا اختتام ۱۹۴۵ء میں ہوا۔

اگرچہ نازی ازم یعنی ہٹلر کا دور اور طرز حکومت دوسری جنگ عظیم میں شکست کھا گیا تھا اور لمبے عرصے تک ہٹلر کا نام بھی لینا جرم تھا مگر حالیہ چند سالوں میں اب "نیا نازی ازم" کے نام سے بعض انتہا پسند سرگرم عمل ہیں۔ یہ لوگ ہٹلر کا نام زندہ کرنے کی کوشش میں ہیں مگر سرکاری طور ان سرگرمیوں کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ لہٰذا جرمنی کی حکومت کا کہنا ہے کہ وہ جنگ عظیم کی خاتمے کے ساتھ ساتھ نیشنل سوشلزم (نازی مکتبہ فکر) کے خاتمے کی بھی تقریب منائیں گے۔

یہودیوں پر ہٹلر نے بڑے سخت مظالم کئے تھے اور لاکھوں کی تعداد میں یہودیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا اس لئے یہودی تنظیموں کا کہنا ہے کہ جنگ کے خاتمے کے ساتھ جو چیز بطور یادگار منائی جانے کے قابل ہے وہ نازی ازم کے اختتام کی تقریب ہے۔ یہ فی الحقیقت یادگار ہو گی۔

☆ ○ ☆

صومالیہ میں جھڑپیں

صومالیہ میں متحارب گروپوں میں جھڑپیں ہونے کی اطلاعات ملی ہیں۔ یہ جھڑپیں ایسے وقت میں ہوئی ہیں جب اقوام متحدہ کی فوج اپنا سامان صومالیہ سے باندھ رہی ہے۔ ان چھڑپوں کے پیش نظر یہ بجا طور پر خدشہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ اقوام متحدہ کی فوجوں کی واپسی کے بعد ملک شدید طور پر بدامنی کا شکار ہو جائے گا۔

صومالیہ کے سابق صدر سید بارے کی وفات کی اطلاع بھی حال ہی میں ملی ہے آج سے چار سال قبل ان کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا تھا۔ مسٹر سید بارے نے ۲۱ سال تک صومالیہ پر حکومت کی تھی۔ وہ بھی اپنی پیش رو حکومت کا تختہ الٹ کر برسراقتدار آئے تھے۔ ان کو ملک سے بھاگنا پڑا جہاں جلاوطنی کے عالم میں اب ان کی وفات ہوئی ہے۔

مسٹر سید بارے کی حکومت کے خاتمے کے بعد ملک میں خانہ جنگی شروع ہو گئی تھی جس کے بعد امن و امان بحال کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی فوج کے طور پر امریکہ نے اپنی افواج بھجوائیں مگر جلد ہی امریکہ نے صومالیہ سے جان چھڑا لی اور اس کی فوجیں واپس امریکہ چلی گئیں۔ اس وقت جن ملکوں کی افواج امن فوج کے طور پر صومالیہ میں کام کر رہی ہیں ان میں سرفہرست پاکستان ہے۔ پاکستان کے فوجی بڑی تعداد میں صومالیہ میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ بھارتی افواج بھی وہاں موجود ہیں۔ لیکن اقوام متحدہ کی افواج بھی ملک میں امن بحال کرنے میں کامیابی حاصل نہیں کر سکیں۔ اس لحاظ سے صومالیہ میں اقوام متحدہ کا مشن ناکام کہا جا رہا ہے۔

صومالیہ میں اس وقت دھڑے نمایاں طور پر برسرپیکار ہیں ایک تو جنرل فرح آئیدید کا گروپ ہے۔ دوسرا خود ساختہ صدر علی محمد مہدی کا گروپ ہے۔ دسمبر میں ان دونوں گروپوں کے درمیان جو جنگ ہوئی اس میں ۱۰۰۔ افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ تازہ جھڑپوں میں ۴۔ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔

☆ ○ ☆

بقیہ صفحہ ۳

میری بیوی ہے۔ اگر عورتوں میں دینی تعلیم آ جائے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ مردوں کو بھی دین کی طرف کھینچ کر لے آئیں گی۔

کوئی عقلمند یہ نہیں کہہ سکتا کہ اتنی بڑی جماعت جو یہاں بیٹھی ہے اور جس جماعت کے بعض حصے ایسے بھی ہیں جو اپنی جگہ پر نماز پڑھتے ہیں اتنی بڑی جماعت عورتوں کا ایک مڈل سکول نہیں چلا سکتی۔ یہ صرف نفس کا بہانہ ہے۔ میرے خیال میں اگر عقل سے کام لیا جائے۔ تو ایک وقت میں مردانہ بھی اور زنانہ بھی دونوں ہائی سکول چلائے جا سکتے ہیں۔ صرف ایک سال تک تکلیف ہو گی۔ اس کے بعد بغیر کسی بوجھ کے یہ کام کیا جا سکتا ہے۔ یہ کہنا کہ ہمیں اب جگہ کہاں ملے گی یہ جماعت کی غفلت کا نتیجہ ہے۔ (-) نے فسادات کے بعد ایک سکول لے لیا۔ تم نے کیوں کوشش نہ کی۔ تمہیں اس چیز کا پہلے احساس نہیں تھا۔ اس لئے تم نے اس کے لئے کوشش نہ کی بہرحال لڑکیوں کا ایک مڈل سکول شروع کر دینا چاہئے تا ان کے اندر دین کی محبت کا احساس ہو۔

(الفضل ۲۱۔ اگست ۱۹۴۹ء)

الفضل میں دعا کے جو اعلان شائع کئے جاتے ہیں ان کے متعلق گذارش ہے کہ جملہ احباب سب کے لئے دعا کیا کریں۔ دعا کو جتنی وسعت دی جائے اتنی ہی قبولیت قریب تر ہو جاتی ہے۔ یہ نہیں کہ ہم کسی کو جانتے ہیں تو اس کے لئے دعا کریں اور کسی کو نہیں جانتے تو اسے اپنی دعاؤں میں شامل نہ کریں۔ مناسب یہی ہے کہ ہر دعا کا اعلان ہمیں اس بات کی طرف مائل کرے کہ ہم نے دعا کرنی ہے بیماروں کے لئے بے روزگاروں کے لئے۔ ان بچوں کے لئے جو امتحانات میں شریک ہوتے ہیں یا اور جو بھی اعلان چھپتا ہے وہ ہم سب سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم اسے اپنی دعاؤں میں شامل کریں۔ (ادارہ)

اطلاعات و اعلانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سانحہ ارتحال

○ مکرم قاضی نظام الدین صاحب زعیم مجلس انصار اللہ قریباً ایک ماہ کی علالت کے بعد بقضائے الٰہی کوٹلی میں مورخہ ۲۴-۱۲-۹۴ کو وفات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ عزیزہ صائمہ نگہت بنت مکرم رانا رشید احمد صاحب باب الابواب ربوہ تین چار ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۷۔جنوری ۹۵ء رات ساڑھے دس بجے بعمر ۱۰ سال وفات پا گئیں۔ ۸ جنوری کو بعد نماز ظہر بیت المھدی گولبازار ربوہ میں جنازہ پڑھا گیا۔ عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ولادت

○ مکرم محمد رفیق صاحب ابن مکرم صوفی محمد شریف صاحب ناظم مجالس انصار اللہ کوٹلی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۵-۹-۹۴ کو بیٹے سے نوازا ہے حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام کامران رفیق عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ عائشہ امجد صاحبہ بنت مکرم محمد امجد خان صاحب کا نکاح مورخہ ۴۔ نومبر ۱۹۹۴ء کو مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ ضلع لاہور نے دار الذکر میں بہمراہ مکرم ادریس احمد صاحب ابن مکرم سجاد احمد خان صاحب آف ملتان سے پڑھا۔ عزیزہ عائشہ امجد حضرت ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب آف لاہور (رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی پوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت ہی مبارک فرمائے۔

مد امداد طلباء

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلباء سے مستحق طلباء و طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ مشروط بامد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے گذارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوائیں۔

نگران امداد طلباء

غیر ملکی زبانوں کی تدریس

○ وکالت وقف نو کے زیر انتظام ربوہ کے واقفین نو کے لئے سپینش، جاپانی اور فرنچ زبانوں کے سیکھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ والدین مزید معلومات کے لئے صبح ۹ تا ۱۰ بجے کے دوران کسی وقت وکالت وقف نو سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم بشیر احمد صاحب زاہد بابت ترکہ ٹھیکیدار غلام محمد قادیانی)

مکرم بشیر احمد زاہد صاحب ۲۱/۴ دار البرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم ٹھیکیدار غلام محمد صاحب قادیانی بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی رقم مبلغ -/۵۰۰۰ روپے امانت تحریک جدید نمبر ۱۴۵-۱۴ میں جمع ہے۔ براہ کرم یہ رقم ہمارے بھائی مکرم شریف احمد صاحب آصف دار الرحمت وسطی ربوہ کو ادا کر دی جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم بشیر احمد صاحب زاہد (بیٹا)
۲۔ مکرم شریف احمد آصف صاحب (بیٹا)
۳۔ مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ (بیٹی)
۴۔ مکرمہ امتہ النصیر صاحبہ (بیٹی)
۵۔ مکرمہ امتہ القدیر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۸۱۸ میں طفیل احمد خان ولد سلطان شیر خان قوم یوسف زئی پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار العلوم غربی ربوہ حال لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۱۰-۹۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طفیل احمد خان 134/A نیو مسلم ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر ۱ غلام رسول چوہدری وصیت نمبر ۷۴۰ ۴ گواہ شد نمبر ۲ چوہدری ناصر احمد وصیت نمبر ۲۸۵۹۳۔

مسل نمبر ۲۹۸۱۹ میں حافظ جواد احمد ولد شیخ سجاد احمد خالد مربی سلسلہ قوم راجپوت پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۴/۱۴ دار العلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱۱-۹۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ =/۴۳۶ روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حافظ جواد احمد ۱۴/۱۴ دار العلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر ۱ بشارت احمد صدیقی دفتر الوصیت ربوہ گواہ شد نمبر ۲ سجاد احمد خالد وصیت نمبر ۱۹۵۰۳۔

مسل نمبر ۲۹۸۲۰ میں خالدہ طارق زوجہ طارق محمود ظفر قوم مانگر پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار العلوم غربی ربوہ حال مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱-۱۱-۹۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر۔ ۷۰۰۰ روپے اور زیور طلائی ۷ تولہ مالیتی۔ ۶۹۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ خالدہ طارق زوجہ طارق محمود ظفر ۱۱/۱۹ دار العلوم غربی ربوہ حال مظفر گڑھ پوسٹ بکس نمبر ۸۷ گواہ شد نمبر ۱ طارق محمود ظفر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲ محمود مجیب اصغر امیر ضلع مظفر گڑھ۔

مسل نمبر ۲۹۸۲۱ میں چوہدری محمود احمد باجوہ ولد چوہدری سلطان علی باجوہ قوم باجوہ پیشہ پنشنر عمر ۵۹ سال بیعت ۱۹۵۲-۱-۳ ساکن ۱۲/۲۱ دار العلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۱۱-۹۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زرعی زمین برقبہ ۵ گھماؤں واقع چک ۱۲۔ ایل/۴۳ ضلع ساہیوال مالیتی۔ ۴۰۰۰۰۰ روپے۔ ۲۔ زرعی زمین برقبہ ۵ کنال واقع چونڈہ ضلع سیالکوٹ مالیتی۔ ۳۷۵۰۰ روپے۔ ۳۔ زرعی زمین برقبہ ۱۸۔ ۲ کنال واقع وجید والی ضلع سیالکوٹ مالیتی۔ ۲۳۵۶۲ روپے۔ ۴۔ مکان سکنی برقبہ ۵ مرلہ واقع چونڈہ ضلع سیالکوٹ مالیتی۔ ۱۰۰۰۰۰ روپے۔ نقد رقم۔ ۳۰۰۰۰ روپے۔ آئیٹم نمبر ۴ میں میرا حصہ ۱/۵ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ سات صد روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمود احمد باجوہ ۱۲/۲۱ دار العلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر ۱ محمد الطاف خان وصیت نمبر ۱۴۶۷۵ گواہ شد نمبر ۲ مقبول احمد ذبیح وصیت نمبر ۱۲۱۷۹۔

مسل نمبر ۲۹۸۲۲ میں رخشندہ پروین باجوہ بنت چوہدری محمود احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۲/۲۱ دار العلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۱۱-۹۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ طلائی زیورات وزنی ۷ گرام ۳۰۰ ملی گرام مالیتی۔ ۲۷۰۶ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رخشندہ پروین باجوہ ۱۲/۲۱ دار العلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر ۱ محمد الطاف خان وصیت نمبر ۱۴۶۷۵ گواہ شد نمبر ۲ چوہدری محمود احمد باجوہ والد موصیہ مسل ۲۹۸۲۱۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

بقیہ صفحہ ۱

وہ تجزیہ کے ذریعے یا جوڑ کر نئی چیزیں نکالے جن کو وہ نئے استعمال میں لائے۔

(از خطبہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۷۷ء)

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 9- جنوری-1995ء
مطلع ابر آلود ہے
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان کشمیر اور ایٹمی پروگرام پر اپنا موقف تبدیل نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت برطانیہ اور امریکہ پر زور دے گی کہ وہ بھارت کو اقوام متحدہ کی قراردادیں تسلیم کرنے اور کشمیریوں کو ان کے حقوق دینے پر مجبور کریں کیونکہ مسئلہ کشمیر حل ہوئے بغیر خطہ میں پائیدار امن ناممکن ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مسئلہ کشمیر صرف اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل درآمد سے حل ہو گا۔

○ برطانوی وزیر خارجہ رچرڈ ڈگلس ہرڈ جو ان دنوں پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے ہیں نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے تین نکاتی فارمولے پر عمل ہونا چاہئے۔ فریقین کے درمیان شملہ معاہدہ کے تحت بات چیت ہونی چاہئے۔ کشمیر میں سیاسی عمل جاری کیا جائے اور وہاں پر بیرونی مداخلت کم کی جائے۔ وزیر خارجہ برطانیہ نے اپنی آمد پر بتایا کہ وہ وزیر اعلیٰ پنجاب سے ملاقات کریں گے اور ان سے سرمایہ کاری، ترقیاتی اور سماجی بہبود کے پروگراموں پر بات کریں گے۔

○ سپریم کورٹ پاکستان کے فل بنچ نے ایم۔ کیو۔ ایم کی آئینی درخواست پر اٹارنی جنرل کو نوٹس جاری کر دیا ہے کہ وہ عدالت میں آ کر اس درخواست کے قابل سماعت ہونے سے متعلق اپنا نکتہ نظر بیان کریں۔ یہ درخواست بنیادی حقوق کے مسئلے کے بارے میں ہے۔ سپریم کورٹ نے درخواست دہندہ کے وکیل سے استفسار کیا کہ درخواست پہلے کیوں دائر نہیں کی گئی۔ اور اس سے پہلے ہائی کورٹ سے رجوع کیوں نہیں کیا گیا۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات خالد احمد کھرل نے کہا ہے کہ نواز شریف کے نئے الیکشن پیکیج پر کسی قیمت پر سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ فرقہ واریت پھیلانے والے علماء کا تحفظ کرنے والی ہر طاقت کو حکومت ملیامیٹ کر دے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ ملک نواز شریف اور ان کے خاندان کی میراث نہیں اس پر زیادہ حق غریبوں کا ہے۔ پاکستان کو نواز لیگ کے مفادات کی آماجگاہ نہیں بننے دیا جائے گا۔

○ سپریم کورٹ نے اٹارنی جنرل آف پاکستان سے کہا ہے کہ وہ مارشل لاء دور میں عدلیہ کی آزادی کو متاثر کرنے والی ترامیم کو غیر موثر قرار دینے کے لئے حاجی سیف اللہ کی آئینی درخواست کے قابل سماعت ہونے کے سوال پر فیصلہ کرنے کے لئے اس کی معاونت کریں۔ اس درخواست میں استدعا کی گئی ہے کہ عدلیہ کو متاثر کرنے والی ترامیم کو غیر موثر قرار دیا جائے۔ چیف جسٹس نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ آئین میں ترمیم اور اس کے نفاذ کا اختیار صرف پارلیمنٹ کو ہے۔

○ برطانوی وزیر خارجہ ڈگلس ہرڈ نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی قراردادیں ۴۰ سال پرانی ہو چکی ہیں۔ اب مناسب ہے کہ مسئلہ کشمیر شملہ سمجھوتے کے تحت حل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر میں بین الاقوامی اداروں کے ارکان کو جانے کی اجازت ہونی چاہئے۔ بھارت انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں بند کرے۔

○ وفاقی وزیر برائے بہبود آبادی جے سالک نے بتایا ہے کہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے "نائٹ کورٹس" کی تشکیل کے لئے ایک سمری وزارت قانون کو بھجوا دی ہے انہوں نے بتایا کہ دن رات انصاف کی فراہمی کے لئے وزیر اعظم کو سمری میں نے بھجوائی تھی۔

○ یونائیٹڈ بنک نے رکن قومی اسمبلی اور مسلم لیگ (ن) کے رہنما نواز کھوکھر اور ان کے دیگر عزیز و اقارب کو قانونی نوٹس جاری کیا ہے کہ وہ ایک ماہ میں ۵۱ کروڑ قرض ادا کریں ورنہ ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

○ چیچنیا میں روسی جرنیل کی ہلاکت کے بعد گروزنی پر روسی طیاروں نے شدید ترین گولہ باری کی ہے۔ جس سے صدارتی محل سمیت کئی عمارتوں کو آگ لگ گئی۔ ٹینکوں کے ذریعے دارالحکومت پر قبضے میں ناکامی کے بعد روسی فوج اب شہر کے ایک حصے کو تباہ کر رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ انسانی حقوق سے متعلق روسی کمشنر دوسرے اعلیٰ عہدیداروں کے ساتھ جلد چیچنیا جائیں گے۔

○ ممتاز سماجی کارکن مولانا عبدالستار ایدھی نے کہا ہے کہ ابھی بہت کچھ ہونا باقی ہے۔ اسلامی گروپ میرے پیچھے ہے۔ جو میرا حشر بھٹو جیسا کرے گا۔ انہوں نے بتایا کہ لندن میں الطاف حسین اور نواز شریف نے بالواسطہ ملنے کے لئے کہلایا لیکن میں نے انکار کر دیا کیونکہ میں سیاسی آدمی نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنا مشن ادھورا نہیں چھوڑ سکتا۔ زخمیوں اور میتوں کو اٹھاتا رہوں گا۔ الزامات کی پرواہ نہیں۔

○ ملتان میں وکلاء پر پولیس تشدد کے خلاف پنجاب بھر کے وکلاء نے عدالتوں کا بائیکاٹ کیا۔ لاہور، گوجرانوالہ، فیصل آباد، جھنگ، اوکاڑہ سمیت کئی دیگر شہروں میں مذمتی قراردادیں پاس کی گئیں اور احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ ان احتجاجی مظاہروں میں وکلاء سے زیادتی اور تشدد کے مرتکب ڈی۔ سی اور ایس۔ پی ملتان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔

○ چیچنیا پر حملے کے پیش نظر امریکہ کی ری پبلکن پارٹی کے منتخب ارکان کی طرف سے روس کے لئے امریکی امداد کم کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

○ اپوزیشن نے پنجاب اسمبلی سے قائم مقام اپوزیشن لیڈر چوہدری پرویز الٰہی کو اشتہاری قرار دینے کے خلاف ۵ منٹ کے لئے علامتی طور پر واک آوٹ کیا۔ لیکن بعد میں حکومت پنجاب کے دو وزراء ان کو منا کر واپس لے آئے۔

○ وفاقی وزیر داخلہ جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ وزیر اعظم کی کوششوں سے کراچی کے حالات معمول پر آرہے ہیں

جدید فیشن کے سنگ
بشیر گولڈ سمتھ ربوہ
اقصیٰ روڈ
پروپرائیٹر کے اے بشیر
فون 211806

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نند پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
• گیس ٹربل • قبض • بدہضمی • کمی بھوک
ہاضمون رجسٹرڈ
خط لکھ کر بذریعہ ڈاک طلب کریں
نصرت دواخانہ ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
فرائض کی ادائیگی خواہ دینی ہو یا دنیاوی طاقت و توانائی کی ضرورت ہے۔ اس کیلئے ہماری قابل اعتماد زود اثر دوائیں استعمال کریں۔
زد جام عشق
شباب آور موتی
سونے چاندی کی گولیاں
حب ہمزاد
معجون فلاسفہ
لبوب کبیر خاص
خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا
نواب شاہی گولیاں
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر 212434-04524- فیکس- 534

المصور
پبلک کال آفس
دن رات آپکی خدمت کیلئے کھلا ہے
اندرون ملک اور بیرون ملک فوری کال کیلئے
212311
ریلوے روڈ ربوہ